Mujalla Islami Fikr-o-Tahzeeb (MIFT)

Volume ۴ Issue ۲, Spring ۲۰۲۴

ISSN(P): ۲۷۹۰ ۸۳۱۶ ISSN(E): ۲۷۹۰ ۸۳۲۴

Homepage: https://journals.umt.edu.pk/index.php/mift

Article QR

نصِ قرآنی کے خواص: لفظ اور عبارت کے ذریعے تصویری اظہار کا تجزیاتی مطالعہ

Title: **The Characteristics of the Qur'anic Text: An Analytical Study of Imagery Through Words and Expressions**

Author (s): Muhammad Azam [۱], Hafiz Syed Mubshar Hussain kazmi [۲]

Affiliation (s):
۱ The University of Lahore, Lahore, Pakistan.
۲ The University of Lahore, Lahore, Pakistan.

DOI: https://doi.org/۱۰.۳۲۳۵۰/mift.۴۲.۰۱

History: Received: August ۲۳, ۲۰۲۴, Revised: October ۱۲, ۲۰۲۴, Accepted: October ۲۷, ۲۰۲۴, Published: December ۲۸, ۲۰۲۴

Citation: Azam, Muhammad and Hafiz Syed Mubshar Hussain kazmi. “The Characteristics of the Qur'anic Text: An Analytical Study of Imagery Through Words and Expressions.” *Mujalla Islami Fikr-o-Tahzeeb* ۴, no. ۲ (۲۰۲۴): ۱–۱۲. https://doi.org/۱۰.۳۲۳۵۰/mift.۴۲.۰۱

Copyright: © The Authors

Licensing: This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution ۴.۰ International License

Conflict of Interest: Author(s) declared no conflict of interest

A publication of
Department of Islamic Thought and Civilization, School of Social Sciences and Humanities University of Management and Technology, Lahore, Pakistan

نصِ قرآنی کے خواص: لفظ اور عبارت کے ذریعے تصویری اظہار کا تجزیاتی مطالعہ

The Characteristics of the Qur'anic Text: An Analytical Study of Imagery Through Words and Expressions

Muhammad Azam *

The University of Lahore, Lahore, Pakistan.

Hafiz Syed Mubshar Hussain kazmi

The University of Lahore, Lahore, Pakistan.

Abstract

This analytical research explores the unique features and miraculous aspects of the Qur'anic text. The Qur'an, regarded as the most revered and knowledgeable book, challenges all mankind with its unmatched eloquence and wisdom. This research paper examines the specific characteristics that make the Qur'anic text distinct from all other divine and worldly scriptures. Focusing on the artistic representation within the Qur'an, the study delves into how the Qur'an employs various forms of imagery-ranging from the meaning of letters to the vivid depiction of concepts through words, phrases, and verses. The paper emphasizes the inimitable nature of the Qur'an, highlighting its ability to convey deep meanings in a manner that captivates and profoundly impacts the reader’s understanding. Additionally, the research discusses the Qur'an’s harmonious blend of linguistic beauty, rhythm, and profound message that transcends time and context, appealing to both the intellect and emotions of its audience. By exploring its linguistic precision, depth of knowledge, and the subtle interplay of language and meaning, the study underscores how the Qur'an stands as an unparalleled literary masterpiece, defying imitation and maintaining its divine essence throughout centuries.

Keywords: Qur'an, Textual Analysis, Miraculous Features, Artistic Expression, Imagery, Qur'an Khawas.

۱. تمہید

قرآن مجید جو دنیا کی سب سے معزز اور حکمت والی کتاب ہے، اپنی بے مثال فصاحت و بلاغت کے ساتھ تمام انسانیت کے لیے ایک چیلنج پیش کرتی ہے۔ یہ تحقیق ان منفرد خصوصیات کا مطالعہ کرنے کے لیے کی گئی ہے جو قرآنی متن کو دیگر تمام آسمانی اور دنیاوی کتابوں سے ممتاز کرتی ہیں۔ تحقیق کا بنیادی محور یہ ہے کہ قرآن کیسے تصویری اظہار کی مختلف اقسام کو استعمال کرتا ہے، جس میں حروف کے معانی سے لے کر الفاظ، جملوں، اور آیات کے ذریعے واضح تصویری بیان شامل ہے۔ اس میں تحقیقی سوال اور مقاصد کا ذکر کیا گیا ہے جو قرآنی متن کی فنکارانہ خصوصیات کو اجاگر کرتے ہیں جو قاری کی سمجھ کو گہرائی فراہم کرتے ہیں۔

*Corresponding author: mazamjee@gmail.com

۱.۲ بنیادی سوال

اس آرٹیکل میں یہ جاننے کی کوشش کی گئی ہے کہ قرآنی متن تصویری اور لسانی تکنیکوں کو کیسے استعمال کرتا ہے تاکہ عمیق معانی کو بیان کرے اور خود کو دیگر مقدس اور دنیاوی کتابوں سے ممتاز کرے؟

۱.۳ مقاصد تحقیق

۱. ان منفرد خواص کی نشاندہی کرنا جو قرآنی متن کو دیگر کتابوں سے ممتاز کرتی ہیں۔

۲. قرآنی متن کی لسانی ساخت، الفاظ، اور اظہار کے ذریعے تصویری اظہار کے طریقہ کار کا تجزیہ کرنا۔

۳. قرآن کی لسانی خوبصورتی، نغمگی، اور فنکارانہ اظہار کے قاری کی تفہیم اور جذبات پر اثرات کو دریافت کرنا۔

۱.۴ تحقیقی طریقہ کار

اس آرٹیکل میں ایک معیاری تجزیاتی طریقہ کار استعمال کیا گیا ہے جس میں قرآنی آیات، جملوں اور الفاظ کا مطالعہ شامل ہے۔ طریقہ کار میں ایسی کلیدی آیات کا انتخاب کیا گیا ہے جو تصویری اظہار کے استعمال کی مثال پیش کرتی ہیں اور ان عناصر کا تجزیہ کیا گیا ہے کہ وہ قارئین کے ذہن میں کس طرح واضح تصورات تخلیق کرتے ہیں۔ اس تحقیقی مقالے میں روایتی اسلامی تفسیر کے طریقوں پر انحصار کیا گیا ہے تاکہ قرآنی اظہار کی گہرائی کو سمجھا جا سکے۔ لسانی مہارت، ساختی ترتیب، اور سیاق وسباق کے استعمال کا تجزیہ کر کے اس مطالعے کا مقصد یہ معلوم کرنا ہے کہ یہ لسانی عناصر قرآن کے مجموعی اثر میں کس طرح حصہ ڈالتے ہیں۔

۲. تعارف موضوع

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے ہمیں فطرت پر پیدا کیا، ہمارے لیے ہدایت کی راہیں آسان بنائیں، اور دین اسلام کو قابلِ عمل بنایا۔ وہ اپنے بندوں سے تھوڑے عمل پر بھی خوش ہوتا ہے اور بے شمار لغزشوں کو معاف فرما دیتا ہے۔ اس نے اپنے بندوں پر بے شمار نعمتیں نازل کی ہیں، جن میں سب سے عظیم نعمت ہدایت کا راستہ دکھانا اور ایمان کی روشنی فراہم کرنا ہے۔ درود و سلام ہو ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ پر، جو رحمت للعالمین بن کر تشریف لائے اور جنھوں نے اپنے قول و فعل سے انسانیت کو راہِ حق کی جانب بلایا۔ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی وہ عظیم کتاب ہے جو رہتی دنیا تک کے لیے ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ یہ نہ صرف ایک معجزہ ہے بلکہ زندگی کے ہر پہلو کے لیے رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ قرآن مجید اپنی منفرد خصوصیات کی بنا پر دیگر تمام مقدس اور دنیاوی کتابوں سے ممتاز ہے۔ قرآن مجید اپنی نص میں ایسی تصویری اور لسانی تکنیکیں استعمال کرتا ہے جو عمیق معانی کو بیان کرنے کے لیے انتہائی مؤثر ہیں۔ اس تحقیق میں چند اہم سوالات زیر بحث لائے جائیں گے:

۱۔ قرآن مجید میں تصویری اظہار کی خصوصیت کیا ہے، اور یہ انسان کے دل و دماغ پر کیسے اثر انداز ہوتی ہے؟

۲۔ قرآن مجید میں حروف کے معانی کے ذریعے تصویری اظہار کیسے ممکن ہوتا ہے؟

۳۔ قرآن مجید کس طرح الفاظ کے ذریعے منظر کشی کرتا ہے، اور یہ تکنیک دیگر کتابوں سے کیسے مختلف ہے؟

یہ سوالات اس لیے اہم ہیں کیونکہ قرآن مجید کی تفہیم میں ان کے جوابات قارئین کو اس کتاب کے پیغام کو گہرائی سے سمجھنے میں مدد دیتے ہیں۔ قرآن

مجید کے الفاظ، اس کا نظم، اور اس کی ساخت اپنے اندر بے پناہ معانی رکھتے ہیں، جنہیں سمجھنا ایک عظیم تحقیقی عمل ہے۔ قرآن مجید کا یہ وصف کہ اس میں معانی کو تصویری اظہار کے ذریعے دلکش انداز میں پیش کیا گیا ہے، اسے دیگر مقدس اور دنیاوی کتب سے ممتاز کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿قُلْ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى أَنْ يَأْتُوا بِمِثْلِ هَذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا﴾[1]

"آپ ﷺ فرما دو! اگر آدمی اور جن سب اس بات پر متفق ہو جائیں کہ اس قرآن کی مانند لے آئیں تو اس کا مثل نہ لا سکیں گے اگرچہ ان میں ایک دوسرے کا مددگار ہو۔"

اللہ تعالیٰ نے اس میں سب کچھ جمع کر دیا اور اس کے علوم کو بغیر علم مختص نہیں کیا، نہ اس کے الفاظ میں اور نہ ہی اس کے نظم میں، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِمَّا نَزَّلْنَا عَلَى عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِنْ مِثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ﴾[2]

"اور اگر تمہیں اس کتاب کے بارے میں کوئی شک ہو جو ہم نے اپنے خاص بندے پر نازل کی ہے تو تم اس جیسی ایک سورت بنا لاؤ اور اللہ کے علاوہ اپنے سب مددگاروں کو بلا لو اگر تم سچے ہو"

قرآن مجید ایک ابدی معجزہ ہے جو نسل در نسل علماء و مشائخ کے لیے رہنمائی کا روشن چراغ، آئینِ زندگی، اور دونوں جہانوں کی کامیابی کا راستہ ہے۔ اس کی آیات کا مطالعہ اور معانی کی تفہیم ایک عظیم تحقیقی کام ہے۔ علوم القرآن میں "خواص القرآن" کو خصوصی اہمیت حاصل ہے، اور اس پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے، میں نے اپنے تحقیقی مقالے کا موضوع "نصِ قرآنی کے خواص: لفظ اور عبارت کے ذریعے تصویری اظہار کا تجزیاتی مطالعہ "منتخب کیا ہے۔

یہ تحقیق قرآن مجید کے الفاظ، ساخت، اور معانی میں پوشیدہ ان منفرد خصوصیات کو واضح کرے گی جو اسے دیگر تمام مقدس اور دنیاوی کتب سے ممتاز کرتی ہیں۔ اس میں یہ جائزہ لیا جائے گا کہ قرآن کیسے اپنے متن کے ذریعے معانی کے تصویری اظہار کو نہایت مؤثر انداز میں پیش کرتا ہے اور قارئین کے دل و دماغ پر گہرے اثرات مرتب کرتا ہے۔

۲ خواص اور نص کا مفہوم

۲.۱ خصائص کی تعریف

خصائص خصیصة کی جمع ہے، لغت کے اعتبار سے اس کا اصل مادہ خُصّ ہے (خ ص ص) " بيت بسقف بخشبة على هيئة الأزج، وجمعه خصاص وخصصت الشيء خصوصاً، واختصصته. والخاصة، الذي اختصصته لنفسك "[3]

---

[1] ۔الإسراء ۱۷:۸۸

[2] ۔البقرة ۲:۲۳

[3] ۔الفراهيدي، الخليل بن أحمد، **كتاب العين** (بيروت: دار ومكتبة الهلال، ۲۰۰۷) ٤:۱۳۴

امام الھروی فرماتے ہیں:

" سمي خصاً لما فيه من الخصائص، وهو التفاريج الضيقة "[٤]

۲.۲ خصائص کا اصطلاحی مفہوم

"الخص" کا تصور کسی شخص یا چیز کو دوسروں سے ممتاز کرنے اور اس کی خاص خصوصیات کو واضح کرنے ہوتا ہے۔ اس میں مخصوص تفصیلات کا ذکر ضروری ہے تاکہ اس چیز کی انفرادیت کو نمایاں کیا جا سکے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ "الخص" کا مقصد کسی چیز کی خاص خصوصیات کو واضح کرنا اور اسے دوسروں سے الگ کرنا ہے۔ جب ہم کسی چیز کی ایسی خصوصیات بیان کرتے ہیں جو عام طور پر نہیں دیکھی جاتیں، تو ان کو "قوانین" یا "سنن" کہا جاتا ہے۔

یہ بات قرآن مجید کے حوالے سے بھی لاگو ہوتی ہے۔ قرآن ایک ایسا متن ہے جو اپنی اہمیت خود رکھتا ہے، اور اس کی خصوصیات اسے دوسرے متون سے ممتاز بناتی ہیں۔ قرآن میں علم و دانش، تمدن کی نشانیاں اور گہرے معارف شامل ہیں، اس لیے اس کی تفسیر ان اہم پہلوؤں کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے۔ قرآن کو عام متون کی طرح بیان نہیں کیا جاتا، بلکہ اس کی تفسیر کا مقصد اللہ کی مرضی کو سمجھنا ہے۔

الرافعی کی کتاب "إعجاز القرآن والبلاغة النبوية" کے مطابق، قرآن کا پیغام تمام انسانیت کے لیے ہے اور اس کا عمل کسی مخصوص وقت یا مقام تک محدود نہیں ہوتا۔ قرآن کی تفسیر اور مطالعات کو سمجھنے کے لیے اسلامی تمدن میں لسانی اور بلاغی علوم کا استعمال کیا جاتا ہے۔ قرآن نے عربی اور اسلامی ثقافت کی تاریخ میں گہرا اثر ڈالا ہے۔ قرآن کے تمام معانی کو پوری طرح سمجھنا ممکن نہیں، کیونکہ اس کی تفسیر ایک جاری عمل ہے اور مختلف تفاسیر کے مناہج میں اختلاف ہوتا ہے۔ زبان کے معانی بھی وقت اور ماحول کے ساتھ بدلتی ہیں، اور اس لیے ضروری ہے کہ الفاظ کی معانی کو معاشرتی سیاق و سباق میں سمجھا جائے۔ قرآن کی تفسیر کا مطالعہ ہمیں اس کی گہرائی کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔

امام ابو نصر اسماعیل بن حماد جوہری الفارابی جو صرف و نحو اور عربی لغت کے امام ہیں انہوں اپنی کتاب "الصحاح تاج اللغة وصحاح العربية "میں خواص کی تعریف اس طرح کی ہے:

" خصه بالشئ خصوصا واخْتَصَّهُ بكذا، أي خَصَّهُ به. والخَاصَّةُ: خلاف العامّة "[٥]

امام راغب اصفہانی "المفردات في غريب القرآن" میں خواص کا ذکر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

"التّخصيص والاختصاص والخصوصيّة والتّخصّص : تفرّد بعض الشىء بما لا يشاركه فيه الجملة، وذلك خلاف العموم، والتّعمّم، والتّعميم، وخُصَّان الرّجل : من يختصّه بضرب من الكرامة، والْخاصَّةُ : ضدّ العامّة"[٦]

---

[٤] -الهروي، محمد بن أحمد، **تهذيب اللغة**.(بيروت: دار احياء التراث العربي، ٢٠٠١) ٦

[5] -الجوهري،أبو نصر إسماعيل،**الصحاح تاج اللغة وصحاح العربية**(بيروت: دار العلم للملايين، ١٩٨٦) ٣: ١٠٣

[٦] -الراغب الأصفهاني، أبو القاسم الحسين ، **مفردات ألفاظ القرآن**.(بيروت: دار القلم، الطبعة الأولى، ١٤١٢هـ) ١: ٢٤٨

(خ ص ص) التخصیص والاختصاص والخصوصیۃ والتخصیص کسی چیز کے بعض افراد کو دوسروں سے الگ کر کے ان کے ساتھ خصوصی برتاؤ کرنا یہ۔ المعموم والتعمم والتعمیم کی ضد ہے۔ خصان الرجل۔ جن پر خصوصی نوازش کرتا ہو۔ الخاصۃ یہ عامۃ کی ضد ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَاتَّقُوا فِتْنَةً لا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً﴾ [7]

"اور اس فتنے سے ڈرو جو خصوصیت کے ساتھ انہیں لوگوں پر واقع نہ ہو گا جو تم میں گناہ گار ہیں یعنی) بلکہ سب پر واقع ہو گا"

وقد خَصَّهُ بكذا يخصّه، واختصّه يختصّه

خصه بكذا واختصه: کسی کو کسی چیز کے ساتھ مختص کرنا۔

قرآن مجید میں ہے:

﴿يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ﴾ [8]

"جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت سے خاص کر لیتا ہے"

۲.۳ نص کی تعریف

نص کو ایک ایسا تصور سمجھا جاتا ہے جو مختلف علمی شعبوں میں پھیل چکا ہے، یہاں تک کہ شاید ہی کوئی ایسا میدان ہو جہاں نص کے وجود کا سوال نہ اٹھتا ہو۔ مختلف شعبوں اور افراد کے لحاظ سے اس کی تفہیم اور تجزیے کا انداز مختلف ہو سکتا ہے۔ یہ تصور مختلف معنوں کا احاطہ کرتا ہے، جو تاریخ کے ساتھ ساتھ تبدیل ہوتے ہیں، اور تحقیق میں استعمال ہونے والے اصطلاحات کے معنی کو واضح کرنے کے لئے مزید وضاحتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

۲.۴ نص کی لغوی تعریف

لغت میں "نص" کا لفظ مختلف عربی لغات میں متعدد دلالات کے ساتھ آتا ہے۔ اس کے لغوی معنی ہیں: "بلندی پر نصب کرنا، بلند جگہ پر رکھنا، وغیرہ۔" نیز کہا گیا ہے کہ نص کا مطلب کسی چیز کو اس کی انتہا تک پہنچانا ہوتا ہے۔ چنانچہ کہا جاتا ہے کہ "نصت الظبية" (ہرن نے اپنا سر بلند کیا)، یعنی اس نے اپنے سر کو اٹھایا تا کہ وہ پوری طرح ظاہر ہو۔ اسی طرح ایک قول ہے: "نص الحدیث" (حدیث کو اس کی انتہا تک پہنچانا)۔ [9]

---

[7] ۔سورة الانفال ، ۸ :۲۵

[8] ۔سورة آل عمران ۳: ۷٤

[9] ۔ابن منظور، محمد بن مكرم بن على، **لسان العرب** (بيروت: دار صادر، ١٤١٤ ھ)۷: ۹۸

تاج العروس میں نص کی تعریف کی یوں تحریر کی گئی ہے:

"أصل النص (فعل) للشيء واظهاره فهو الوقع والظهور ومنه المنصة۔"[١٠]

""نص" کا اصل مطلب کسی چیز کو ظاہر کرنا اور نمایاں کرنا ہے، اور اس سے مراد ہے حقیقت اور نمودار ہونا۔ اسی سے لفظ "منصة" (اسٹیج) نکلا ہے۔"

۳۔ نصِ قرآن مجید کے خواص

قرآنِ کریم کے بہت سے خصائص ہیں، جنہیں گننا اور ان کے بارے میں لکھنا مشکل ہے، خاص طور پر ایک مختصر مطالعے میں۔ تاہم، میں نے موضوع سے مطابقت رکھنے والی ایک خصوصیت، یعنی "قرآنِ کریم میں تصویری اظہار کی خصوصیت" کو منتخب کیا ہے، جس کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

۳.۱ قرآن مجید میں تصویری اظہار کی خصوصیت

قرآن مجید میں تصویری اظہار کی خصوصیت اس بات میں پوشیدہ ہے کہ اس میں معانی کی نمائندگی ہوتی ہے (جیسے کتاب الكون المسطور)۔ یہ خصوصیت معانی کو بیان کرنے کے فن سے مطابقت رکھتی ہے، جو اللہ کے پیغام کو ایک منفرد اور جامع انداز میں پیش کرتی ہے، جو کہ قرآن مجید کے مقاصد کی ایک جامع تصویر پیش کرتی ہے۔ قرآن مجید میں فنِ تصویری کے اظہار کے متعلق سید قطب فرماتے ہیں:

"هو قاعدة التعبير في هذا الكتاب الجميل"[١١]

"یہ اُس عظیم کتاب کی فنی حقیقت ہے" ایک اور موقع پر لکھتے ہیں کہ:

"هو الأداة المفضلة في أسلوب القرآن"[١٢]

"یہ قرآن کے اسلوب میں پسندیدہ طریقہ ہے"

قرآن مجید میں تصویری اظہار کا مطلب یہ ہے کہ قرآنی مقاصد کو منفرد اور مخصوص انداز میں پیش کیا جائے، جس میں معانی کی نمائندگی، تشخیص اور تصویر کشی شامل ہو۔ یہ انداز اپنے اندر ایک گہری تاثیر رکھتا ہے جو انسانی شعور پر گہرے نقوش چھوڑتا ہے۔ قرآنی تصویری اظہار نہ صرف مقاصد کو واضح کرتا ہے بلکہ دور دراز معانی کو بھی پہنچاتا ہے، کیونکہ واقعات اور تصویری مناظر کے ذریعے معانی زیادہ بھرپور، واضح اور مؤثر ہو جاتے ہیں۔ اس تاثیر کا مقصد ہوتا ہے، اور اس کے اظہار کا سب سے مؤثر طریقہ یہی تصویری انداز ہے۔

استاد محمود صافی بھی اس کی تائید کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"أسلوب التمثيل وما يتضمنه من حركة وتشخيص هو من خصائص القرآن الكريم الذي حوى التصوير الفني في

١٠۔ الزَّبيدي، محمّد بن محمّد ، **تاج العروس من جواهر القاموس** (بيروت: دار الهداية، ٢٠٠٥) ١٨: ١٧٤

١١۔ سید قطب، **التصوير الفني في القرآن** (القاهرة: دار الشروق، ١٤١٢هـ) ٤٤

١٢۔ سید قطب، **التصوير الفني في القرآن**، ۴۴

أبدع صوره وأوسع أبعاده لما فيه من قوة التأثير وسهولة التعبير"[13]

"تمثیلی انداز، حرکت، اور تشخیص قرآنِ کریم کی خاص خصوصیات ہیں، جس میں فنکارانہ انداز کو بہترین اور وسیع شکلوں میں پیش کیا گیا ہے۔ اس میں تاثیر کی قوت اور اظہار کی سادگی موجود ہے۔"

اس بات کی وضاحت کے لیے کہ تصویری اظہار قرآنِ کریم کی ایک جامع اور کائناتی خصوصیت ہے، ضروری ہے کہ قرآنی اسلوب کے تمام عناصر کا جائزہ لیا جائے۔ اس میں ابتدا حروف کے معانی سے تصویری اظہار سے ہوتی ہے، پھر لفظی، عبارتی، اور آیتی اظہار کی طرف بڑھا جاتا ہے۔ ہر عنصر کی مختصر مثالیں پیش کر کے اس خصوصیت کی وضاحت کی جائے گی، اور سب سے پہلے قرآنی حروف کے معانی کے ذریعے تصویری اظہار کو سمجھا جائے گا۔

۳.۲ قرآن مجید میں حروف کے معانی کے ذریعے تصویری اظہار

حرفِ جر (فی): اس کی ایک خوبصورت مثال اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ملتی ہے:

﴿وَالْعَصْرِ إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ﴾[14]

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ انسان کو اس کی زندگی کے حقیقت پسندانہ نقصان کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ یہاں ہر راستہ جو انسان اپنی زندگی میں اختیار کرتا ہے، وہ اس کی عمر کو ضائع کر دیتا ہے اور اس کی محنت اور مال کو ختم کر دیتا ہے، سوائے ایک راستے کے جو اسے نقصان سے نکال کر نفع میں بدل سکتا ہے، اور وہ ہے ایمان اور عمل صالح کا راستہ۔ اللہ تعالیٰ نے خسران کے اس مجرد اور آزاد معنی کو حرفِ ظرفیہ "فی" کے ذریعے نہایت مؤثر انداز میں بیان کیا ہے، جو کسی چیز کے دوسری چیز میں شامل ہونے اور اس کے گرد و نواح پھیلنے کا احساس دلاتا ہے۔ یہاں "خسران" ایک ایسی جگہ کی شکل اختیار کر لیتا ہے جو اپنے اطراف اور جہات رکھتا ہے، اور انسان اس میں پوری طرح محصور ہے۔ اس طرح، یہ تصویری انداز انسانی تخیل کو ایک واضح اور مخصوص شکل فراہم کرتا ہے، جو خسران کی اس کیفیت کو ظاہر کرتا ہے کہ یہ ہر طرف سے انسان کو گھیرے ہوئے ہے اور اسے مکمل طور پر اپنی لپیٹ میں لیے ہوئے ہے۔ یہ قرآنی اظہار کی وہ خوبی ہے جو معانی کو مؤثر انداز میں پیش کرتی ہے اور قاری کے ذہن میں ایک جیتی جاگتی تصویر قائم کر دیتی ہے۔[15]

۳.۳ قرآن مجید میں لفظ کے ذریعے تصویری اظہار

قرآن مجید میں لفظ کے ذریعے تصویری اظہار کی مثالیں بے شمار ہیں، لیکن اس خصوصیت کو بیان کرنے کے لیے صرف ایک مثال پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ میل جول اور صلح کی طرف رغب کے معنی کی تصویر کشی اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں کی گئی ہے: ﴿وَإِن جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا﴾[16] صلح کی طرف رغبت ایک ایسی حالت ہے جس کی کوئی واضح شکل یا صورت نہیں ہوتی، مگر جب ہم قرآنی اظہار کو دیکھتے ہیں تو وہ اس معنی کو اس طرح پیش کرتا

---

[13] ۔صافي، محمود بن عبد الرحيم، **الجدول في إعراب القرآن**.(بيروت: دار الرشيد، ۱۴۱۸ھ۔)۸:۲۷۳

[14] ۔ سورۃ العصر ۱۰۳:۲

[15] ۔عبدالوهاب علي، **خاصية النظام بين الكون والقرآن**.(بيروت: دار الرشد، ۲۰۱۹)۱۸

[16] ۔ سورۃ الانفال ۸:۶۱

ہے کہ تخیل میں ایک زندہ تصویر ابھر آتی ہے۔

محمود صافی کہتے ہیں:

> یہاں تصویری اظہار اور تجسیم اپنے عروج کو پہنچتے ہیں، اور تخیل صلح اور اس کی طرف جھکنے کی تصویر کا تعاقب کرتا ہے، گویا وہ ہمارے سامنے موجود ہے۔ اگر ہم "جنح" کے فعل کو کسی دوسرے مترادف فعل سے بدلنے کی کوشش کریں تو وہ تصویر ختم ہو جائے گی اور اس میں موجود حرکت اور زندگی ختم ہو جائے گی۔(۱۷)

۳.۴ قرآن مجید میں عبارت کے ذریعے تصویری اظہار

قرآن کریم میں عبارت کے ذریعے تصویری اظہار کی بہت سی مثالیں ہیں، اور اس خصوصیت کی وضاحت کے لیے ایک مثال پیش کی جاتی ہے: تاریخی منظر اور وقوعِ واقعہ کی تصویر کشی: اللہ عزوجل انسان کے ایمان لانے سے پہلے کی حالت اور اس کے انجام کی سنگینی کو بے نقاب کرنا چاہتے ہیں، جو انسان کو اس کی غفلت میں ڈبو رہی تھی۔ اس معنی کو براہِ راست پیش کرنے کے بجائے، اللہ تعالیٰ اس منظر کو ایک ایسے مضطرب اور قریب الوقوع منظر سے بیان کرتے ہیں، جس کے درمیان اور ہلاکت کے درمیان صرف ایک چھوٹا سا فاصلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَكُنتُمْ عَلَى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُم مِّنْهَا﴾(۱۸)

سید قطب کہتے ہیں: "ایسے ہی: ﴿وَكُنتُمْ عَلَى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ﴾، قریب الوقوع، قدم میں بس پھسلنے کو تھیں کہ آپ گر جاتے، اور ہمارے لیے یہاں اہم بات یہ نہیں کہ تشبیہ کی صحت اور دقت کو جانچا جائے، بلکہ اصل بات یہ ہے کہ یہ تصویر کتنی مضطرب، متحرک اور خیال میں کتنی قریب الوقوع لگتی ہے، گویا یہ کسی بھی لمحے زوال پذیر ہو جائے گی۔ اگر کوئی مصور رنگوں کی مدد سے اس متحرک منظر کو ساکن تصویر میں دکھا سکے تو یہ واقعی کمال کا فن ہوگا، کیونکہ مصور کے پاس رنگ، کینوس اور برش ہوتے ہیں، جبکہ قرآن محض الفاظ سے یہ تصویر کشی کرتا ہے۔ پھر وہ اظہار کے حسن کو ایک اور زاویے سے دیکھتے ہیں: جب یہ تصویر کشی کی جاتی ہے، تو اس گڑھے کو آگ کا بنایا جاتا ہے، اور انہیں اس کے کنارے پر کھڑا کیا جاتا ہے، اور یوں پوری دنیاوی زندگی کو، جو کہ آگ اور ان کے درمیان فاصلہ ہے، سمیٹ دیا جاتا ہے۔ اور یوں، جب وہ ابھی زندہ ہیں اور ابھی دنیا میں ہیں، تو انہیں اس طرح کھڑے دکھایا جاتا ہے، گویا وہ آگ کے گڑھے کے کنارے پر ہیں، جب وہ کافر تھے۔(۱۹)

۳.۵ قرآن مجید میں آیت کے ذریعے تصویری اظہار

اسی طرح قرآن مجید میں آیت کے ذریعے تصویری اظہار کی بے شمار مثالیں موجود ہیں۔ اس خصوصیت کی وضاحت کے لیے یہاں صرف ایک آیت کی مثال پیش کی جاتی ہے:۔ اللہ عزوجل کفار کے اعمال کی حقیقت کو منظرِ حساب میں بے وقعت اور بے وزن بتانا چاہتے ہیں۔ اس معنی کو براہِ راست بیان کرنے کے بجائے، اللہ تعالیٰ اس معنی کو ایک ایسے منظر کے ذریعے بیان کرتے ہیں جس سے اس کا حقیقی مفہوم مجسم ہو جاتا ہے، اور انسان کا تخیل اس

---

[۱۷]۔ صافي، محمود بن عبد الرحیم، الجدول في إعراب القرآن، ۱۰:۲۵۵

[۱۸]۔ سورۃ آل عمران ۳:۱۰۳

[۱۹]۔ سید قطب، التصویر الفنی فی القرآن، ۴۶

منظر کی تصویر کو ابھارتا اور واضح کرتا ہے، تاکہ یہ بات مؤثر انداز میں سمجھ میں آجائے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَقَدِمْنَا إِلَى مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَّنثُورًا﴾[٢٠]

زمخشری اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں:

" ليس هاهنا قدوم ولا ما يشبه القدوم، ولكن مثلت حال هؤلاء وأعمالهم التي عملوها في كفرهم من صلة رحم، وإغاثة ملهوف، وقرى ضيف، ومنّ على أسير، وغير ذلك من مكارمهم ومحاسنهم بحال قوم خالفوا سلطانهم واستعصوا عليه، فقدم إلى أشيائهم، وقصد إلى ما تحت أيديهم فأفسدها ومزقها كل ممزق، ولم يترك لها أثرا ولا عثيرا"[٢١]

"یہاں نہ تو حقیقی طور پر کسی کا قدم آنا ہے اور نہ ہی کچھ اس سے مشابہ ہے، بلکہ ان لوگوں کی اور ان کے اعمال کی جو انہوں نے کفر کی حالت میں کیے، جیسے صلہ رحمی، مصیبت زدہ کی مدد، مہمان کی ضیافت، قیدی پر احسان، اور ان کے دیگر اچھے اعمال کی مثال ایسی ہے جیسے کسی قوم نے اپنے سلطان کی مخالفت کی اور بغاوت کی، تو سلطان ان کے ساز و سامان پر حملہ آور ہوا، اور ان کے زیرِ قبضہ چیزوں کو تباہ و برباد کر دیا، انہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا، اور ان کا کوئی نشان یا اثر باقی نہیں چھوڑا۔"

اس سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ کس طرح قرآنِ کریم ایک آیت کے ذریعے کافروں کے اعمال کی حقیقت کو ایک جاندار اور مؤثر تصویر کے ذریعے واضح کرتا ہے۔

۴. حاصل کلام

اس تحقیق میں قرآن مجید کے تصویری اظہار کی مخصوص مثالوں کا تجزیہ کیا گیا ہے، جس میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ حروف، الفاظ، اور آیات گہرے معانی کو کیسے پیش کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر، حرف جر "في" کا استعمال آیت "إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ" میں خسارے کی حالت کو نہیں بلکہ اس میں مکمل طور پر محصور ہونے کا مفہوم واضح کرتا ہے۔ قرآنی متن کی بصری اور مجازی تہیں پیچیدہ خیالات کو قابل فہم اور مؤثر انداز میں پیش کرتی ہیں، جو قاری کے ذہن اور جذبات کو متاثر کرتی ہیں۔ مزید یہ کہ قرآنی اظہار صرف لسانی عناصر نہیں ہیں بلکہ الٰہی پیغامات کی متحرک نمائندگی کرتے ہیں۔ اخلاقی حالتوں، تاریخی واقعات، اور مابعد الطبیعاتی حقائق کی تشبیہات قرآنی تاثیر کو مزید نمایاں کرتی ہیں، جو ہر دور اور سیاق میں منفرد طور پر اثر رکھتی ہیں۔ تحقیق کے نتائج سے واضح ہوا کہ قرآن مجید اپنی منفرد اور معجزاتی خصوصیات کے باعث دیگر تمام آسمانی اور دنیاوی کتابوں سے ممتاز ہے، اور اس کا فنکارانہ تصویری اظہار قاری کو گہرائی میں اتر کر فہم و ادراک کے نئے زاویے فراہم کرتا ہے۔

۵. نتائج

٢٠۔ سورۃ الفرقان ٢٥: ٢٣

٢١۔ الزمخشري، أبو القاسم محمود بن عمرو بن أحمد، **الكشاف عن حقائق غوامض التنزيل** (بیروت: دار الكتاب العربي، ١٤٠٧ھ-)٣: ٢٧٥

تحقیق کے بنیادی نتائج درج ذیل ہیں:

۱. **قرآن کی انفرادیت:** قرآن مجید میں استعمال ہونے والے لسانی اور تصویری اظہار کے عناصر اسے دیگر تمام مقدس اور غیر مقدس متون سے ممتاز کرتے ہیں۔ قرآن کی ساخت اور تنظیم الفاظ کے ساتھ ساتھ ان کے معانی میں بھی ایک منفرد فنکارانہ پہلو پیش کرتی ہے۔

۲. **تصویری اظہار کی خصوصیت:** قرآنی متن میں تصویری اظہار کا استعمال قاری کے ذہن میں ایک جیتی جاگتی تصویر قائم کرتا ہے۔ حروف، الفاظ، اور آیات کے ذریعے معانی کی واضح اور گہری نمائندگی ہوتی ہے، جو قاری کو نہ صرف معانی سمجھنے میں مدد دیتی ہے بلکہ اس کے شعور پر گہرے اثرات بھی چھوڑتی ہے۔

۳. **لسانی خوبصورتی اور نغمگی:** قرآن کی لسانی خوبصورتی اور نغمگی ایک ایسا تجربہ پیش کرتی ہے جو قاری کے جذبات اور فہم دونوں کو متاثر کرتا ہے۔ یہ نہ صرف فنی مہارت کا اظہار ہے بلکہ ایک روحانی تجربہ بھی ہے جو قاری کے دل و دماغ پر گہرے نقوش چھوڑتا ہے۔

۴. **پیغام کی جامعیت اور ابدیت:** قرآن کا پیغام نہ صرف اپنے وقت اور ماحول کے لیے تھا بلکہ یہ تمام زمانوں اور مقامات کے لیے یکساں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ قرآنی آیات میں شامل پیغامات انسانی زندگی کے ہر پہلو کا احاطہ کرتے ہیں، جس سے قرآن کی ابدی اور جامع حیثیت مزید واضح ہوتی ہے۔

۵. **معانی کی گہرائی:** قرآن مجید کی آیات میں معانی کی گہرائی اور ان کی جامعیت کو الفاظ اور تصویری اظہار کے ذریعے مؤثر انداز میں پیش کیا گیا ہے، جس سے قاری کو نہ صرف ظاہری مفہوم بلکہ پوشیدہ حکمتوں تک بھی رسائی حاصل ہوتی ہے۔

۶. سفارشات

اس تحقیق کی بنیاد پر چند اہم سفارشات پیش کی جاتی ہیں:

۱. **قرآنی متن کی مزید گہرائی سے تفہیم:** قرآن مجید کے فنکارانہ اور لسانی عناصر کی گہرائی سے تفہیم کے لیے مسلسل علمی مطالعے کی ضرورت ہے۔ اسلامی علوم کے طلباء اور محققین کو چاہیے کہ وہ قرآنی متن کی لسانی خوبصورتی اور تصویری اظہار کے عناصر کا تفصیلی مطالعہ کریں۔

۲. **تفسیری مطالعے کو فروغ دینا:** قرآن کی تفہیم اور اس کی لسانی اور تصویری خصوصیات کو سمجھنے کے لیے تفسیر کے مختلف مکاتب فکر کے مطالعے کو فروغ دینا چاہیے۔ اس سے نہ صرف معانی کی مختلف جہات واضح ہوں گی بلکہ قرآنی متن کے انفرادیت کی بھی بہتر تفہیم ہوگی۔

۳. **تعلیمی نصاب میں قرآنی لسانی خصوصیات کا اضافہ:** تعلیمی نصاب میں قرآن کی لسانی اور تصویری خصوصیات کو شامل کیا جائے تاکہ طلباء ان خصوصیات کو سمجھ سکیں اور قرآن کے متن کی فنی خوبیوں سے آگاہ ہو سکیں۔

۴. **قرآنی ادب پر تحقیقی کام کی حوصلہ افزائی:** قرآنی ادب اور اس کے لسانی اور تصویری اظہار پر تحقیقی مقالہ جات اور کانفرنسز کے ذریعے علمی مکالمے کو

فروغ دیا جائے تا کہ قرآن کی ادبی حیثیت کو مزید نمایاں کیا جا سکے۔

۵. دیگر آسمانی اور دنیاوی متون کے ساتھ تقابلی مطالعہ: قرآنی متن کی خصوصیات کو مزید اجاگر کرنے کے لیے دیگر آسمانی اور دنیاوی متون کے ساتھ تقابلی مطالعے کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ اس سے قرآن کی انفرادیت اور خصوصیات کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد ملے گی۔

کتابیات

ابن منظور، محمد بن مکرم بن علی، **لسان العرب** (بیروت: دار صادر، ۱۴۱۴ھ)

الجوهري، أبو نصر إسماعيل، **الصحاح تاج اللغة وصحاح العربية** (بيروت: دار العلم للملايين، ۱۹۸۶)

الراغب الأصفهاني، أبو القاسم الحسين، **مفردات ألفاظ القرآن**. (بيروت: دار القلم، الطبعة الأولى، ۱۴۱۲ھ۔)

الزّبيدي، محمّد بن محمّد، **تاج العروس من جواهر القاموس** (بيروت: دار الهداية، ۲۰۰۵)

الزمخشري، أبو القاسم محمود بن عمرو بن أحمد، **الكشاف عن حقائق غوامض التنزيل** (بيروت: دار الكتاب العربي، ۱۴۰۷ھ۔)

سيد قطب، **التصوير الفني في القرآن**. (القاهرة: دار الشروق، ۱۴۱۲ھ۔)

صافي، محمود بن عبد الرحيم، **الجدول في إعراب القرآن**. (بيروت: دار الرشيد، ۱۴۱۸ھ۔)

عبد الوهاب علي، **خاصية النظام بين الكون والقرآن**. (بيروت: دار الرشد، ۲۰۱۹)

الفراهيدي، الخليل بن أحمد، **كتاب العين** (بيروت: دار ومكتبة الهلال، ۲۰۰۷)

الهروي، محمد بن أحمد، **تهذيب اللغة**. (بيروت: دار احياء التراث العربي، ۲۰۰۱)